سلسلہ تصوف نمبر ۱۲۲

اردو ترجمہ کتاب

روضۃ القیومیہ

رکن اول و رکن دوم

از

تصنیف جناب خواجہ ابو الفیض کمال الدین محمد احسان بن حضرت شیخ حسن احمد بن شیخ محمد ہادی بن امام الطریقت مروج الشریعت حضرت شیخ محمد عبید اللہ بن حضرت عروۃ الوثقی معصوم ثانی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

رکن اول

در احوال خزینۃ الرحمۃ مجدد الف ثانی معہ احوال فرزندان و خلفائے آنجناب رضی اللہ عنہم

رکن دوم

در احوال قیوم ثانی عروۃ الوثقی معصوم ثانی معہ احوال فرزندان و خلفائے آنجناب رضی اللہ عنہم

جسے

ملک فضل الدین ملک چنن الدین ملک تاج الدین ککے زئی تاجران کتب قومی

منزل نقشبندیہ

کوچہ ککے زئیاں بازار کشمیری

لاہور

بصرف زر کثیر با محاورہ اردو ترجمہ کرا کر

سیوک سٹیم پریس لاہور باہتمام گوکل چند پرنٹر کے چھپوایا

قیمت ہر دو رکن ...

شخص کو فرمایا۔ کہ اسے کچھ نہ کہو۔ کیونکہ وہ (حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ) بھی اولیائے امت سے افضل ہے۔ متشرع ہے۔ اور استقامت بدرجہ غایت اُسے حاصل ہے ✣

ذکر و بیان

سال چہاردہم از تجدید الف و قیومیت حضرت خزینۃ الرحمۃ قیوم اول مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ اکابر اولیا خواجہ محمد صدیق و خواجہ محمد فرخ و محمد عیسیٰ و ام کلثوم وغیرہ و ارتحال فرزندان آنحضرت وغیرہ و ازدواج کلثوم با یحییٰ پیغمبر علیہ السلام و دیگر قضایا کہ دریں سال واقع شدہ اند

اس سال شہر سرہند میں وبائے طاعون کچھ ایسی طرح پھوٹ پڑی کہ ہر روز ہزارہا آدمی صفحۂ حیات سے تختۂ حمات پر پڑنے لگے۔ جب خلقت بہت تنگ آ گئی۔ تو لوگ متفق ہو کر حضرت قیوم اول مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں آئے۔ اور آنحضرت رضی اللہ عنہ کے آستانہ مبارک پر جبین نیاز گھسائی۔ حضرت قیوم اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وضو کر کے دوگانہ ادا کیا۔ اور اس بلا کے دفعیہ کے لئے توجہ کی۔ اور بارگاہ الٰہی میں دعا مانگی۔ دعا سے فارغ ہو کر لوگوں کو فرمایا کہ حق تعالیٰ اس بلا کا جز یہ ہم سے مانگتا ہے ہم نے ان لوگوں کے عوض اپنا بیٹا دیا ہے 11
چنانچہ اُسی روز آنجناب کے فرزند رشید شیخ محمد عیسیٰ جن کی عمر گیارہ سال تھی۔ مرض طاعون سے محمد عیسیٰ
فوت ہو گئے۔ آنجناب رضی اللہ عنہ نے غسل دیکر نماز جنازہ ادا کرنے کے بعد حضرت مخدوم قدس سرہ کے مزار میں دفن کیا۔ لیکن وبا میں ذرہ بھر بھی تخفیف نہ ہوئی۔ مخدوم زادہ کی فوتیدگی کے تیسرے دن لوگ پھر حاضر خدمت ہوئے۔ اور وبا کی شکایت کی۔ حضرت قیوم اول رضی اللہ عنہ نے پھر بارگاہ الٰہی میں خلاصی خلق کے لئے توجہ کی۔ الہام ہوا۔ کہ اپنے دوسرے فرزند کو خلقت کے واسطے فدا کرو حضرت قیوم اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کو فرمایا۔ کہ ہم نے دوسرا فرزند بھی خلقت کے
واسطے فدا کیا۔ چنانچہ شیخ محمد فرخ جن کی عمر اس وقت دس سال تھی۔ مرض طاعون سے 10
فوت ہو گئے۔ انہیں بھی حضرت مخدوم قدس سرہ کے روضہ مبارک میں دفن کیا گیا۔ لیکن وبا بدستور رہی۔ پھر لوگوں نے آکر بڑی منت و سماجت اور آہ و زاری کی۔ اس مرتبہ آنجناب نے اپنی دختر فرخندہ اختر ام کلثوم اور حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کی ترجیح کو خلقت کیلئے

فدیہ دیا۔ حضرت ام کلثوم نزع کی حالت میں تھی۔ کہ فرشتوں نے آکر آنجناب کو مبارکباد دی آنجناب حیران رہ گئے۔ کہ یہ مبارکباد اور خوشخبری کیسی ہے۔ بعد ازاں الہام ہوا۔ کہ ہم نے تمہاری بیٹی ام کلثوم کو اپنے رسول یحییٰ علیہ السلام سے جو حصور تھا دی۔ حصور اسی کہتے ہیں۔ جس نے عورت کو چھوا تک نہ ہو۔ چنانچہ حق تعالےٰ حضرت یحییٰ علیہ السلام کے بارے میں فرمایا ہے۔ "سَیِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِیًّا مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ" اور یہ انبیا اور فرشتے اس واسطے آئے ہیں۔ کہ ام کلثوم کا نکاح یحییٰ علیہ السلام سے کریں۔ حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ نکاح پڑھا۔ اور باقی تمام انبیا اور فرشتے گواہ بنے۔ نکاح سے فارغ ہوتے ہی ام کلثوم اس دنیا سے سدھاریں۔ حضرت قیوم اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے لوگوں کو ماتم اور غم سے منع فرمایا اور خوشی منانے کے لئے حکم دیا۔ جب غسل دے کر جنازہ اٹھایا۔ تو آنجناب رضہ نے فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام تمام انبیا اور فرشتوں سمیت اس جنازے کے ہمراہ اس طرح ہیں۔ جیسے کوئی بیاہ کے بعد دلہن کو لیجاتا ہے۔ ام کلثوم کو حضرت مخدومؒ کے روضہ مبارک میں دفن کیا گیا۔ آنجنابؒ نے فرمایا۔ کہ جب جنازہ قبر میں رکھا گیا۔ تو حضرت یحییٰ علیہ السلام کی روح نے آکر پکڑ لیا۔ نیز فرمایا کہ ام کلثوم کی قبر کے انوار و برکات ایسے معلوم ہوتے ہیں۔ کہ کسی ایک اولیا کے بھی نہ ہونگے۔ کیونکہ اس قبر پر نور نبوت کا ظہور ہے۔ ان دو پردہ نشینوں کے وصال کے بعد بھی وبا نہ تھمی۔ لوگ بکثرت مر رہے تھے اسی اثنا میں آنجناب کے سب سے بڑے فرزند اکابر اولیا خواجہ محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ کہ وبا کوئی ترلقمہ لیا چاہتی ہے۔ سو اس کا ترلقمہ میں ہوں۔ حضرت مجدد الف ثانی رضہ کو جو الہام ہوا کہ اپنا بیٹا دو۔ اس بیٹے سے مراد میں ہی تھا۔ لیکن آنجنابؒ نے بسبب شفقت پدرانہ جو انہیں مجھ پر تھی۔ مجھے محفوظ رکھکر دوسرے فرزندوں کو نثار فرمایا۔ اب مجھے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ فرزند میں تھا۔ سو میں اپنے آپ کو خلقت کے واسطے فدا کرتا ہوں یہ فرماتے ہی مرض کے آثار نمایاں ہوئے۔ اور دمبدم مرض غالب آتا گیا۔ حتی کہ تین روز میں آپ کا وصال ہو گیا۔ نزع کے وقت آپنے لوگوں کو خوشخبری دی۔ کہ اب اللہ تعالےٰ نے لوگوں سے مصیبت وبا دور کر دی ہے۔ اگر میرے فوت ہونے کے بعد کوئی شخص اس مرض میں مبتلا ہو۔ تو میرا نام لکھ کر اس کے گلے میں لٹکا دینا۔ اور ایک چھدام میرے نام راہ خدا میں دے دینا۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے شفائے کلی عنایت فرمائیگا۔ واقعی آپکے وصال کے بعد کوئی

ف
ام کلثوم
ف
ف
میرا نام